© rasailojaraid.com

کھوان شہیدوں پہ لاکھوں سلام

نامرادا نہ زیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہے ہم کو

حضرت شاہ جی کا یہ کالم ۶/۷ مارچ ۱۹۹۷ء کو ربوہ میں منعقدہ انیسویں سالانہ دوروزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر روزنامہ خبریں میں شائع ہوا (ادارہ)

فکر و نظر کی آوار گی، خیال کا فسق و فجور، آگہی و دانش کی دساست، سوچ کی لمحاتی خباثت اور قلب ناہموار کے بدکاری کے فیصلے.....اسی کا نام سیکولرازم ہے۔ یا، یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی عمل کی مکروہ تقسیم اور اس تقسیم کا دینی اعمال، دینی مزاج اور دینی اخلاقیات پر اطلاق، سیکولر ذہنیت، سیکولر رویئے اور سیکولر عمل کا ہدف ہے۔ بہر حال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سیکولرازم........ ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، بالمیکی، زرتشتی، بدھسٹ غرض کہ تمام کفار و مشرکین کا پسندیدہ پیراہن ہے۔ انہی کفار و مشرکین کی پیروی کی وجہ سے جدید سیاسی جماعتیں بھی اپنا سلوگن سیکولرازم ہی بتاتی ہیں اور اسے پاکستان کی اجتماعیت و سلامتی کی ضمانت قرار دیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی فرنگی کی فتح ہے کہ اسکا ایجاد کردہ ایک نظریہ مسلمانوں نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کے "اسلامی" ہونے پر اصرار بھی کیا۔ رواں صدی کی تیسری چوتھی دہائی میں یہی فکری جنگ لڑی جارہی تھی۔ سیکولر طبقہ کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ نے غیر مسلم طبقات کو اپنی جماعت کا نہ صرف رکن بنایا بلکہ گرانڈیل مرزائی سر ظفر اللہ خاں کو ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کا عہدیدار بنایا اور پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا۔ پاکستان کا پہلا وزیر قانون ایک مشرک جوگندر ناتھ منڈل کو بنایا جو کہ مسلم لیگ کے الیکشنی اور منشوری وعدوں سے الگ تھلگ، متضاد اور متصادم تھا۔ مجلس احرار اسلام نے ظفر اللہ خان اور میرزا بشیر الدین محمود کی شیطانی چالوں کا اندازہ کرلیا اور ۱۹۴۹ء میں سیاسیات سے کنارہ کشی کرکے دین کی حفاظت، دینی تحفظات اور دینی حقوق کی طرف توجہ پھیر دی اور مرزائیت کے تعاقب پر ساری قوت لگادی۔ ۵۲-۱۹۵۱ء تو اخباری اور تقریری مہم پر صرف ہوئے۔ ۵۳ء میں عملی جدوجہد کا آغاز ہوا اور تحفظ ختم نبوت کے نام خوش نام سے اٹھنے والی تحریک مالاکنڈ ایجنسی سے لے کر ساحل سمندر تک پھیل گئی۔ مارچ، اپریل، مئی...... تین مہینے تحریک تحفظ ختم نبوت کا جوبن تھا۔ تمام منفی قوتیں دینی طاقت کے سامنے ہیچ ہو کر رہ گئیں اور لوگوں کی دینی محبت کو منہ پھاڑے تکتی رہ گئیں، پھر سیکولر اور لبرل عفریت اکٹھے ہوئے اور جنرل اعظم خان کی مکروہ "قیادت" پر متفق ہوگئے۔ اس نے ابن زیاد اور شمر کا کردار انجام دیتے ہوئے پورے پنجاب میں گولی اور گالی کو عام کردیا اور ملکی تاریخ کا پہلا مارشل لاء لگادیا۔ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، پنڈی، میانوالی وغیرہ میں شیطانی ناچ ناچا گیا بلکہ سیکولرازم کا ابلیس ننگا ہو کے ناچا اور دس ہزار فدایان ختم نبوت خون میں نہلا دیئے گئے۔ شہداء ختم نبوت کے خون ناحق سے مسجدیں، دفاتر، بازار، سڑکیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گلیاں لالہ زار ہو گئیں۔ فوج کی نگرانی میں شہداء کو جلا کے ان کی راکھ چھانگا مانگا کی جھیل میں بہادی گئی۔ کسی بیوہ، کسی یتیم کا درد ٹیس بن کے ان سیکولر مُرداروں کے قلب تپاں میں نہ اٹھا۔ راوَن کے تمام ساتھی پاکستان کی مساجد کی بے حرمتی کرتے رہے۔ جوتوں سمیت مسجدوں میں گھس گئے۔ انہوں نے قرآن کریم کو ٹھڈے مارے، حافظوں قاریوں مولویوں اور مذہبی عوام کی ڈاڑھیاں نوچیں، ان کے چہروں پہ تھوکا، مادرزاد برہنہ گالیاں بکیں اور کہا کہ تم سب انڈیا کے ایجنٹ ہو، تم پاکستان کے باغی ہو۔ سفاک سیکولر ازم کے سفاک گماشتے، ختم نبوت کے نام لیواؤں کے گھروں میں گھس گئے، باعصمت و عظمت خواتین کی بے حرمتی کی، فحش کلامی کی۔ وہ کونسی گندگی ہے جو نہیں اچھالی گئی؟ وہ کونسی ناپاک حرکت ہے جو پاکستانی فوج اور پولیس سے سرزد نہیں ہوئی؟

آدمیت کے تھے قاتل آدمی

سر برہنہ بے اماں تھی زندگی

مجلس احرار اسلام کے دفاتر کے تالے توڑے گئے، انہیں لوٹا گیا، پچاس برس کا علمی تاریخی ریکارڈ تباہ کیا گیا، صاف ستھرا کار آمد کاغذ ردی میں بیچ دیا گیا، باقی ریکارڈ کو آگ لگادی گئی۔ .... ع

ظلم و استبداد تھا چاروں طرف!

اور یہ سب کچھ اس پاکستان میں ہوا جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، خلافت راشدہ قائم کرنے کے لئے جس سرزمین کو حاصل کیا گیا اور یہ اس جماعت کے مقتدر موذیوں نے کیا جس کا منشور قرآن تھا، جو صرف اس لئے الگ سلطنت چاہتی تھی کہ اس کے بقول........ ''ہمارا سماجی سیاسی نظام ہندو سے الگ ہے، مسلمانوں کے رویئے اور قدریں ہندو کے رویوں قدروں سے الگ ہیں۔

ہمارا کلچر ہندو کے کلچر سے الگ ہے''...... مگر ہندو نے ہندوستان میں ختم نبوت کے نام لیواؤں کو یوں قتل نہیں کیا، ایسے تاراج نہیں کیا، ایسے نہیں لوٹا، ایسے نہیں جلایا اور مانگا جھیل میں ایسے نہیں بہایا........

یہ حساب ہم نے چکانا ہے چاہے آخرت میں سہی!

انہی شہیدوں کا مرثیہ سیف الدین سیف نے لکھا تھا.........

جو آئے تھے ختم نبوت میں کام کہو ان شہیدوں پہ لاکھوں سلام
بھلایا نہیں وہ فسانہ ابھی ہمیں یاد ہے وہ زمانہ ابھی
مؤذن کو مجرم بنایا گیا نمازی کٹہرے میں لایا گیا
نبوت کے اقرار پر گولیاں مساجد کی دیوار پر گولیاں
رسالت کے پیغام پر گولیاں محمد ترے نام پر گولیاں
صداقت کے پرچم جلائے گئے شہیدوں کے لاشے چُرائے گئے
جوانوں کے حلقوم تلوار پر کئی لوگ کھینچے گئے دار پر
جنہیں بیر ختم رسالت سے تھا جنہیں اک تعلق بطالت سے تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظالم وہ صیاد پھر آگئے قاتل وہ جلاد پھر آگئے

میں سوچ رہا ہوں کہ .....

اب پھر مسلم لیگ کی حکومت ہے اور یہ حکمران چاہیں تو خون کے یہ داغ دھل سکتے ہیں.........ورنہ

توہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

دعاء صحت

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی اہلیہ عرصہ چار سال سے مفلوج ہو کر بستر علالت پر ہیں۔

ہمارے کرما فرما مولانا حکیم احمد بخش صاحب (بستی ڈاور، ربوہ) ان دنوں علیل ہیں۔

مجلس احرار اسلام ملتان بزرگ کارکن جناب حافظ محمد اکرم صاحب فالج کے حملہ سے شدید علیل ہیں۔

مجلس احرار اسلام کے قدیم کارکن محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فراش ہیں۔ وہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل ہیں۔ تحریک مسجد شہید گنج ۱۹۳۵ء میں مجلس احرار میں شامل ہوئے۔قاضی مسعود الحسن (ناظم مدرسہ عربیہ دارالعلوم کلور کوٹ ضلع بھکر) آپ کے فرزند ہیں۔

لاہور سے ہمارے مہربان جناب احمد علی، حافظ محمد علی کی والدہ ماجدہ ایک عرصہ سے بستر علالت پر ہیں۔

ملتان سے ہمارے کرم فرما محترم محمد یوسف صاحب کے چچا اور جناب محمد سجاد، محمد عامر، محمد آصف کے والد ماجد جناب محمد شریف صاحب کئی ماہ سے علیل ہیں۔

احباب قارئین سے درخواست ہے کہ وہ تمام مریضوں کی شفاء یابی کے لئے دعاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے (آمین)

سیدنا معاویہ پر اعتراضات کا علمی تجزیہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی (قیمت -/200 روپے)

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون: 511961

© rasailojaraid.com